جمعرات | 18-اپریل 1996ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 89 | جمعرات 29 ذی قعدہ 1416ھ 18 شہادت 1375ہش 18 اپریل 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گناہ کیوں کر پیدا ہوتا ہے؟

گناہ کیوں کر پیدا ہوتا ہے اس سوال کا جواب عام فہم الفاظ میں یہی ہے کہ جب غیر اللہ کی محبت انسانی دل پر مستولی ہوتی ہے تو وہ اس مصفا آئینہ پر ایک قسم کا زنگ سا پیدا کرتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ رفتہ رفتہ بالکل تاریک ہو جاتا ہے اور غیریت اپنا گھر کر کے اسے خدا سے دور ڈال دیتی ہے اور یہی شرک کی جڑ ہے لیکن جس قلب پر اللہ تعالیٰ اور صرف اللہ تعالیٰ کی محبت اپنا قبضہ کرتی ہے وہ غیریت کو جلا کر اسے صرف اپنے لئے منتخب کر لیتی ہے پھر اس میں ایک استقامت پیدا ہو جاتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

نفاق اور ریاکاری کی زندگی لعنتی زندگی ہے۔ یہ چھپ نہیں سکتی۔ آخر ظاہر ہو کر رہتی ہے اور پھر سخت ذلیل کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی چیز کو چھپاتا نہیں، نہ نیکی کو نہ بدی کو۔ سچے نیکو کار اپنی نیکیوں کو چھپاتے ہیں مگر خدا تعالیٰ انہیں ظاہر کر دیتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب حکم ہوا کہ تو پیغمبر ہو کر فرعون کے پاس جا تو انہوں نے عذر ہی کیا۔ اس میں سر یہ تھا کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کے لئے پورا اخلاص رکھتے ہیں وہ نمود اور ریا سے بالکل پاک ہوتے ہیں۔ سچے اخلاص کی یہی نشانی ہے کہ کبھی خیال نہ آوے کہ دنیا ہمیں کیا کہتی ہے۔ جو شخص اپنے دل میں اس امر کا ذرا بھی شائبہ رکھتا ہے وہ بھی شرک کرتا ہے۔ سچا مخلص اس امر کی پرواہی نہیں کرتا کہ دنیا اسے نیک کہتی ہے یا بد۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 663)

اخلاص کا تقاضا ہے کہ کام سیکھنے اور تجربہ حاصل کرنے کی کوشش کی جائے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ہماری جماعت میں میں دیکھتا ہوں بہت لوگ اخلاص سے کام کرنے والے ہیں مگر افسوس کہ کئی ایسے ہیں جو کام کا تجربہ نہیں رکھتے۔ اور زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ تجربہ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ وہ یہی سمجھتے ہیں کہ صرف اخلاص کافی ہے۔ مثلاً کسی صیغہ کا افسر یا ہیڈ کلرک یا مدرسہ کا ہیڈ ماسٹر یا قاضی یا مولوی جو کام پر مقرر کیا جاتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ میرے جوش سے کام ہو جائے گا حالانکہ خالی جوش سے یہ تو ممکن ہے کہ نقصان ہو جائے مگر کامیابی نہیں ہو سکتی۔ کہتے ہیں کسی نے ریچھ پالا ہوا تھا۔ اس کی ماں بیمار تھی۔ وہ کسی کام کو باہر گیا اور ریچھ کو بتا گیا کہ مکھیاں اڑاتا رہے۔ ریچھ نے کچھ دیر تو یہ کام کیا لیکن جب دیکھا کہ ایک مکھی بار بار بیٹھی ہے تو بڑا پتھر اٹھا کر دے مارا جس سے بیچاری وہ عورت بھی مر گئی۔ تو خالی اخلاص بعض اوقات مہلک ہو جاتا ہے۔

میں جب بیماری کی وجہ سے بمبئی گیا تو ہماری چھوٹی لڑکی جو بیمار تھی اسے ایک عورت سمندر کے کنارے کھلانے کے لئے لے گئی۔ وہاں اسے پیاس لگی تو اس نے سمندر کا پانی پلا دیا جس سے وہ فوت ہو گئی۔ اس نے تو اپنی طرف سے اخلاص سے ہی کام کیا مگر وہ مفید نہ ہوا۔ تو بہت لوگ ایسے ہیں جو صرف اخلاص کو کافی سمجھتے ہیں اور کام کرنے کی قابلیت نہیں پیدا کرتے۔ اس وجہ سے بہت سے کام ادھورے اور ناقص رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ کام اگر کسی ہندو یا اور کسی مذہب کے آدمی کے سپرد کیا جائے تو اچھی طرح چلے کیونکہ وہ تجربہ سے اور سوچ سمجھ کر احتیاط سے کرے گا۔ پس اگر کوئی شخص اپنے متعلقہ کام کو عمدگی سے نہیں کرتا اور اپنی ناتجربہ کاری سے سلسلہ کو نقصان پہنچاتا ہے تو وہ محض اپنے اخلاص سے اس کی سزا سے نہیں بچ سکتا کیونکہ خدا تعالیٰ اس سے یہ بھی تو پوچھے گا کہ کیا تمہارا اخلاص یہ نہ چاہتا تھا کہ تجربہ حاصل کرو اور کام کو عمدہ سے عمدہ طریق سے کرو۔ تو جس کو سچا اخلاص ہو گا وہ کام سیکھنے اور تجربہ حاصل کرنے کی کوشش بھی کرے گا کہ اخلاص کا یہی تقاضا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ جاہل لوگ جو حکیموں سے نسخہ لکھاتے ہیں وہ اوروں سے پڑھا کر پوچھتے ہیں کہ کیا اس میں کوئی چیز خراب یا نقصان رساں تو نہیں۔ اس طرح کیوں کرتے ہیں اس لئے کہ جس کے لئے نسخہ لکھاتے ہیں اس سے انہیں سچی محبت ہوتی ہے اور یہ محبت کا ہی تقاضا ہوتا ہے کہ وہ احتیاط کرتے ہیں۔

(از خطبہ 6-جولائی 1923ء)

جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ مکرم امتیاز بدر صاحب ابن مکرم عبد السلام مبشر صاحب ڈپٹی الیکشن کمشنر اسلام آباد کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ جویریہ حمید صاحبہ بنت مکرم مرزا حمید انور بیگ صاحب ساکن سوئٹزرلینڈ مورخہ یکم مارچ 1996ء کو مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بیت المبارک ربوہ میں پڑھایا۔ مکرم امتیاز بدر صاحب مکرم بدر الدین صاحب (وفات یافتہ) کے پوتے اور عزیزہ جویریہ حمید صاحبہ حضرت مرزا یعقوب بیگ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پوتی ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

ولادت

○ مکرم نعمت اللہ صاحب جاوید مربی سلسلہ احمدیہ محمود آباد ضلع جہلم کو 30 مارچ 1996ء کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام امتہ المصور رکھا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم عنایت اللہ صاحب مجیب آباد سندھ کی پوتی اور مکرم محمد اسماعیل صاحب اسلم دارالیمن ربوہ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری مبارک احمد کاہلوں صاحب ساکن دو ہلم کاہلواں ضلع سیالکوٹ ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ دماغ اور پھیپھڑے بھی متاثر ہیں۔ احباب کرام سے موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ چوہدری عبد العزیز صاحب کھوکھر) کمزوری اور سانس کی تکلیف کے باعث بیمار ہیں۔ ان دنوں سانس کی تکلیف بہت بڑھ گئی ہے۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

18- شہادت 1375 ہش　　18 - اپریل 1996ء

جدائی - رنج اور دکھ

موت ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ہر روز ہمارے اردگرد لوگ اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اسے ہمیشہ کے لئے یہیں رہنا ہے۔ اور مرنے والوں کا جس سے جتنا تعلق ہوتا ہے اسی قدر افسوس بھی ہوتا ہے۔ اور رنج بھی۔ بعض اوقات تو دیکھا گیا ہے کہ اپنے کسی عزیز کی موت کی خبر سن کر کوئی کمزور دل خود بھی اسی وقت اس دنیا سے کوچ کر جاتا ہے۔ لیکن یہ افسوس اور رنج تعلق ہی کی بنا پر ہوتا ہے ورنہ دنیا میں ہر روز اور ہر لحہ بے شمار انسان مرتے ہیں اور جن کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ کوئی مرتا ہے تو مرے لیکن جب کوئی اپنا مرتا ہے تو انسان کا دل دکھ اور درد سے بھر جاتا ہے۔ یہ دکھ اور رنج ایک فطری امر ہے۔ اس کا کم یا زیادہ ہونا تو انسان کی اپنی قلبی کیفیت پر منحصر ہے لیکن رنج اور دکھ ہوتا ضرور ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے یہ صدمہ بڑے صبر سے برداشت کیا ہے۔ صدمہ برداشت کیا ہے یعنی اپنے رنج اور دکھ کا کھلم کھلا اظہار نہیں کیا۔ لیکن یہ ممکن نہیں کہ اسے رنج اور دکھ ہوا ہی نہ ہو۔ البتہ اس رنج اور دکھ کو کم کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ انسان موت کی حقیقت کو جان لے۔ موت کیا ہے اور مرنے والے کی موت کا ہمیں کس طرح اثر لینا چاہئے۔ اگر یہ بات سمجھ لی جائے تو یقیناً رنج اور دکھ کم ہو گا۔ ہمیں یاد ہے کہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کسی جنازے کے لئے جاتے ہوئے اکثر کہا کرتے تھے کہ موت ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں جانے والی بات ہے۔ اور اگر ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں ہی جانے والی بات ہے تو یقیناً انسان کو کسی اپنے کی موت کا دکھ کم ہو جائے گا۔ اسی دکھ کو کم کرنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"اصل بات یہ ہے کہ مفارقت تو ضروری ہے اور جدائی ضروری ہوگی۔ یا یہ خود جائے گا یا وہ جس سے دوستی اور محبت کی ہے۔ پس وہ مفارقت عذاب کا موجب ہو جائے گی۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتے ہیں اور انسانی اشیاء کے دلدادہ اور قریب تر نہیں ہوتے وہ اس عذاب سے بچالئے جاتے ہیں"۔

گویا کہ سب سے پہلے تو موت کو ایک یقینی حقیقت سمجھ لینا ضروری ہے۔ انسان اس بات سے کبھی صرف نظر نہ کرے کہ سب کچھ فانی ہے۔ جب تک ہمارے پاس ہے ٹھیک ہے اور جب ہمارے پاس نہیں ہے تو بات ختم ہو گئی۔ کسی کا اتنا دلدادہ اور گرویدہ نہ ہو کہ اس کی جدائی عذاب بن جائے۔ ایک ہستی جس سے انسان کبھی نہیں جدا ہوتا وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے۔ اگر اس سے محبت کی جائے تو چونکہ اس سے جدائی نہیں ہو سکتی اس لئے جدائی کا عذاب بھی سہنا نہیں پڑتا۔ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے اس ارشاد کے مطابق خدا تعالیٰ سے محبت کرنے کے نتیجہ میں انسان دوسروں کی جدائی سے دکھ اور رنج محسوس نہیں کرتا۔ یا کہا جا سکتا ہے کہ اتنا دکھ اور رنج محسوس نہیں کرتا کہ اس کے لئے عذاب کی حیثیت اختیار کر جائے۔ پس اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس سے محبت کریں اور ہر فانی چیز کی جدائی پر دکھ اور رنج سے محفوظ رہیں۔

جو کچھ ہوتا آیا ہے وہ ہوگا اس کو ہونے دو
کچھ لوگ تبسم ریز رہیں اور کچھ لوگوں کو رونے دو
جو منہ پر پُچ پُچ کرتے ہیں دلداری کا دم بھرتے ہیں
دیوار کے پیچھے جاتے ہی نفرت کی فصلیں بونے دو
ابوالاقبال

میرا مسلک

میرے خون سے ہولی کھیلو اپنا جی بہلاؤ جی
مجھ کو یہ منظور ہے یارو ایسا کرتے جاؤ جی

میرا مسلک تو ہے محبت ظالم سے بھی پیار مجھے
یاد کرو نہ اپنی جفائیں مت ناحق شرماؤ جی

تاروں کی چھاؤں میں نکلا اپنے گھر کو چھوڑ گیا
یارو اس گلفام کو واپس اپنے گھر میں لاؤ جی

میرے گلشن کا ہر پتہ مالی مالی کہتا ہے
ایسی درد بھری آوازیں مالی تک پہنچاؤ جی

میری مجبوری بھی دیکھو دل کے ہاتھوں تنگ ہوں میں
رہنے بھی دو پچھلی باتیں ہم سے اب کھل جاؤ جی

آدھی رات کی تنہائی میں نیندیں کیوں اڑ جاتی ہیں
چارہ گرو کچھ تو سمجھاؤ اس کا حل تو بتاؤ جی

گر چاہو شبّیر کہ تم پہ یار کی نظرِ کرم ہو جائے
بس پیروں پڑ جاؤ اس کے چھم چھم نیر بہاؤ جی

شبّیر احمد

اہم اعلان

○ وہ میڈیکل گریجوایٹس جنہوں نے اپنی گریجوایشن بیرون پاکستان مکمل کی ہو۔ پاکستان میں کام کرنے کے لئے ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل سے اپنی رجسٹریشن کروائیں۔ رجسٹریشن کے لئے درخواست فارم اور پراسپکٹس 30 روپے کے عوض مندرجہ ذیل دفاتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

1- MAUVE اریا G-10/4 اسلام آباد
2- PMDC کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز۔ 7- سینٹرل سٹریٹ۔ ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کراچی 75500
3- شیخ زید ہسپتال لاہور
4- خیبر میڈیکل کالج پشاور
5- بولان میڈیکل کالج۔ کوئٹہ

رجسٹریشن سے قبل مورخہ 19- جون 96ء کو ایک امتحان بھی دینا لازمی ہوگا۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 مئی 96ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

ایوان محمود سپورٹس

کلب ربوہ

○ احباب کی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے ایوان محمود سپورٹس کلب ربوہ قائم ہے جہاں بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کی کھیلیں ہوتی ہیں۔ والدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اچھے اور بہترین ماحول میں کھلانے کے لئے ایوان محمود سپورٹس کلب میں بھجوائیں۔ ممبر شپ فارم ایوان محمود سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(صدر ایوان محمود سپورٹس کلب- ربوہ)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ہم سے توقع

"آپ اپنی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں"

"آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نئی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں۔ کیونکہ (امام جماعت) کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جا رہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی نئی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور (اس کے) بنانے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ اس لئے خواہ وہ فجی کے احمدی ہوں یا سری نام کے احمدی ہوں۔ ماریشس کے ہوں یا چین جاپان کے ہوں۔ روس کے ہوں یا امریکہ کے' سب اگر امام جماعت کی نصیحتوں کو براہ راست سنیں گے تو سب کی تربیت ایک رنگ میں ہو گی۔ وہ سارے ایک قوم بن جائیں گے خواہ ظاہری طور پر ان کی قوموں کا فرق ہی کیوں نہ ہو۔ ان کے رنگ چہروں کے لحاظ سے جلدوں کے لحاظ سے الگ الگ ہوں گے مگر دل کا ایک ہی رنگ ہو گا۔ ان کے حلئے اپنے ناک نقشے کے لحاظ سے تو الگ الگ ہوں گے لیکن روح کا حلیہ ایک ہی ہو گا۔ وہ ایسے روحانی وجود بنیں گے جو خدا کی نگاہ میں مقبول ٹھہریں گے کیونکہ وہ (کلام الٰہی) کی روشنی میں تربیت پا رہے ہوں گے اور (اس کے نور سے حصہ لے رہے ہوں گے۔........"

"سب سے بڑی دولت اولاد کی دولت ہے۔ اگر ساری عمر کی کمائی آپ ایک دن گنوا بیٹھیں تو کتنا دکھ محسوس کرتے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں اولاد کی دولت سے بڑھ کر دنیا کی اور کوئی دولت نہیں ہے۔ اگر اولاد ہاتھ سے نکل جائے تو گویا ساری عمر کی کمائی ہاتھ سے گئی۔ پس اس کا فکر کریں اور اس ضمن میں آپ کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ اگر آپ باقاعدگی کے ساتھ خطبات کو خود بھی سنیں اور اپنے بچوں کو بھی سمجھائیں تو چونکہ ان میں (کلام الٰہی) کا ذکر چلتا ہے (-) اخلاق حسنہ کا ذکر چلتا ہے اور چونکہ حضرت (بانی سلسلہ) کے کلام سے نصیحتیں پیش کی جاتی ہیں اس لئے تربیت کا ایک بہت ہی اچھا ذریعہ ہیں۔ اور آپ کی نئی نسل کو (کلام الٰہی) اور دین (-) سے ان خطبات کے وسیلے سے (اللہ نے چاہا تو) ایک گہرا ذاتی تعلق پیدا ہو جائے گا اور جب خدا سے تعلق پیدا ہو جائے تو پھر دنیا والے اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے کیسا ہی گندا معاشرہ ہو لیکن جس کا اللہ سے تعلق ہو جائے وہ محفوظ ہو جاتا ہے پس اس سے فائدہ اٹھائیں اور آج خدا نے آپ کو توفیق بخشی ہے کہ سرینام کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ (امام جماعت احمدیہ) براہ راست آج آپ سے جمعہ کے دن مخاطب ہے اور یہ جو تاریخی واقعہ ہے یہ ایک ہی دفعہ ہونا تھا اور ایک ہی دفعہ ہو چکا۔ اب یہ دہرایا نہیں جا سکتا آئمہ (اللہ نے چاہا تو) آئندہ بھی آئیں گے۔ تقریریں بھی کریں گے۔ خطبے بھی دیں گے۔ مگر پہلی دفعہ پہلی دفعہ ہی رہتی ہے۔ دہرانے سے وہ دوسری پہلی مرتبہ تو نہیں ہو سکتی تو آپ خوش نصیب ہیں کہ اس تاریخی موقعہ کے گواہ بن گئے ہیں۔ اس کا شکر ادا کرنا بھی تو ضروری ہے۔ پس حضرت سلیمان ؑ کی طرح خدا سے دعا مانگیں اور اس بات کا شکر آپ اس طرح ادا کر سکتے ہیں کہ اپنی اولاد کو خطبات سنانے کا انتظام کریں اور انہی الفاظ میں سنائیں خلاصوں پر راضی نہ ہوں۔ عام طور پر یہ رواج مربیوں (-) میں دیکھا جاتا ہے کہ محنت سے جی چراتے ہوئے بجائے اس کے کہ وہ سارے خطبہ کا ترجمہ کر کے پیش کریں۔ اپنی طرف سے وہ اپنے کام کا بوجھ ہلکا کرتے ہیں اور اردو میں ایک محاورہ ہے ٹرخانا تو وہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح جماعت کو بھی ٹرخا دیا۔ (امام جماعت) کو بھی ٹرخا دیا اور یہ لکھ دیا کہ ہم نے آپ کے خطبہ کا مضمون عمدگی سے پیش کر دیا یہ کافی نہیں ہے۔ ہر شخص کو خدا تعالیٰ نے بات کرنے کا اپنا ایک طریق سکھایا ہے۔ ہر شخص خواہ وہ وہی مضمون بیان کر رہا ہو الگ اثر رکھتا ہے اس لئے اصل طریق یہ ہے کہ اگر آپ میں سے کسی کو اردو سمجھ نہ آئے تو مربی سلسلہ پورے خطبے کا ترجمہ اس زبان میں کرے جو زبان آپ کو سمجھ آتی ہے اور وہ ایک ہفتے کے اندر اندر باآسانی ایسا کر سکتا ہے۔ جہاں تک انگریزی' فرنچ' جرمن کا تعلق ہے اس کا پہلے ہی انتظام ہے۔ دنیا کی بہت تھوڑی جگہیں ایسی ہیں جہاں یہ زبانیں نہ سمجھ آ رہی ہوں۔ ہاں عربی کا بھی انتظام ہے تو عربی۔ انگریزی۔ جرمن۔ فرنچ۔ (اردو تو ہے ہی) ان سب میں پہلے سے انتظام ہے صرف وہاں مربیوں کو یا آپ کو محنت کرنی پڑے گی جہاں چند علاقوں میں یہ زبانیں نہیں سمجھی جاتیں تو اس پر توجہ کریں اور اس رنگ میں آپ شکریہ کا حق ادا کرنے والے ہوں گے کہ اپنی اولادوں کو ہمیشہ خطبات سے جوڑ دیں۔ اگر آپ یہ کریں گے تو ان پر بہت بڑا احسان کریں گے۔ اپنی آئندہ نسلوں کے ایمان کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔ ان کو غیروں کے حملوں سے بچانے والے ہوں گے۔ ان کے اخلاق کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔

پس اللہ تعالیٰ آپ کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے اور خدا تعالیٰ آپ کی جماعت کو بہت ترقی دے۔ میں نے یہاں آکر دیکھا ہے کہ سرینام کی جماعت میں اللہ کے فضل سے بہت اخلاص کا مادہ ہے۔ یہاں اخلاص کی کان ہے لیکن اگر کانوں کو کھودا نہ جائے' ان سے قیمتی جواہر نکالے نہ جائیں تو کیا فائدہ؟ وہ مٹی میں ملی رہتی ہیں۔ آپ

باقی صفحہ 6 پر

تعارف کتب

مولانا عبدالباسط شاہد

"عالمگیر برکات-----"

حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب مبشر جو ابو ظفر کے نام سے بھی معروف تھے جماعت کے ایک پرانے خادم اور داعی الی اللہ تھے۔ زندگی بھر قلم کو دین کی خدمت میں سرگرم عمل رکھا۔ قادیان کے زمانہ سے ہی تصنیف و تالیف کا بابرکت شغل جاری فرمایا۔ بشارات رحمانیہ' کے نام سے آپ کی تالیف کو بہت شہرت و قبولیت حاصل ہوئی۔ آپ کی متعدد تصانیف میں سے "عالمگیر برکات..." میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ پیدا ہونے والے نیک و پاک انقلاب و برکات کا ذکر ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے آپ لکھتے ہیں۔

"حضرت (بانی سلسلہ)..... کسی خاص تعارف کے قطعاً محتاج نہیں ہیں اور نہ تو میرا ذہن اتنا رسا اور نہ فہم و ذکا ہی اتنا معیاری ہے اور نہ قلم ہی اتنا شاہکار کش ہے کہ ایسے عظیم انسان کی..... مکمل اور صحیح تصویر کشی کر سکوں البتہ ذیل میں اپنے ٹوٹے ہوئے الفاظ میں تھوڑا سا خاکہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

خدا کی لازوال محبت کے طریق حصول کی طرف رہبری فرما کر حب الٰہی کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔

دین اور دین کی ضروریات سے غافل بندوں کو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا سبق ازبر کرا دیا اور عملی میدان میں لا کھڑا کیا۔

اشاعت دین اور اس کی سربلندی کے لئے عملی جدوجہد کا اخلاص پیدا کیا جو ضرورت زمانہ کے تقاضا کو پورا کرنے والا تھا۔

جانی و مالی قربانی کا اس راہ میں ایک غیر منقطع سلسلہ آپ کے دم سے قائم ہوا جو تا قیامت جاری و ساری رہے گا۔

آپ نے اپنے خدا داد علم و عرفان سے نوازتے ہوئے بھٹکنے اور ٹھوکریں کھانے سے بچا لیا۔

.... دعا کی اہمیت اور اس کی حقیقت سے ایک عالم کو روشناس کرایا۔

توحید پرستی کی جانب ایک جہان کا رخ موڑ دیا۔

ہزار ہا دہریوں اور بے دین فلسفیوں کے دماغ پر خدا شناسی اور معرفت کا نیا روپ چڑھایا۔

محققین و متلاشیان حق و صداقت کی رہبری فرما کر انہیں منزل مقصود کی صحیح سمت پر چلایا۔

اپنے متبعین کو مصائب و مشکلات کے طوفانوں سے سلامتی سے نکلنے کے لئے دعائے مستجاب کا فلسفہ و گر سکھلایا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ہمعصر اہل قلم و صاحب الرائے اکابرین نے جس طرح آپ کا قلمی خاکہ کھینچا ہے اس کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں۔

حضرت..... کے کارناموں کو بچشم خود دیکھنے اور اپنے کانوں سے سننے والے معاصرین نے جن القاب سے آپ کی تصویر دنیا کو دکھائی وہ ان کے اپنے الفاظ میں اختصاراً درج ہے۔

فتح نصیب جرنیل۔ ساحرانہ قلم والا۔ دین کی شاندار مدافعت کرنے والا۔ آنے والی نسلوں پر احسان کرنے والا۔ دماغی عجائبات کا مجسمہ۔ نظر فتنہ آواز حشر والا۔ جادو بیان۔ انقلابی تار انگلیوں والا۔ حمایت (دین) میں نادر کتابیں تصنیف کرنے والا۔ مذاہب عالم پر عبور رکھنے والا اپنی جماعت میں (صحیح) جذبہ پیدا کرنے والا۔ نازش فرزند تاریخ۔ خداداد ذہانت اور جودت طبع والا وغیرہ کم و بیش ایک ہزار صفحات پر مشتمل یہ کتاب ایمان افروز واقعات۔ یقین بخش دلائل اور موجودہ زمانہ کی ضروریات اور تقاضوں کے علاوہ بہت سے بزرگ احمدیوں کی روح پرور قبول احمدیت کی داستانوں کو ایک جگہ جمع کئے ہوئے ہے۔

ہماری تاریخ

the TRUTH
THE FIRST [redacted] NEWSPAPER IN NIGERIA

جب 1962ء میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر چنے گئے تو آپ کو آپ کے مقابل امیدوار جن کا تعلق سیلون سے تھا 72 ووٹ ملے جبکہ سیلون کے امیدوار کو صرف 27 ووٹ دیئے گئے۔ اخبار ٹروتھ نے حضرت چوہدری صاحب کو مبارک باد دیتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے خیالات اور آپ کے فیصلوں اور آپ کے اعمال کی ہر گام پر راہنمائی فرمائے اور لکھا کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان احمدیہ جماعت کے ایک نہایت بلند پایہ رکن ہیں اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق بھی۔ آپ ایک موقعہ پر آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر بھی رہے۔ اور اسی آل انڈیا مسلم لیگ نے آخر کار مسلمانوں کے لئے پاکستان کا حصول ممکن بنا دیا۔ آپ نے 1947ء سے 1954ء تک پاکستان کے وزیر خارجہ کی حیثیت سے بھی فرائض انجام دیئے۔ واشنگٹن پوسٹ نے آپ کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے لکھا کہ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریر- سید حسن ریاض تلخیص- ابو طاہر فارانی

بشکریہ ہفت روزہ لاہور

قرار داد پاکستان کا پس منظر!

قائد اعظم نے یکم جنوری کو مسٹر گاندھی کے خط کے جواب میں انہیں لکھا:-

مجھے اس معاملے میں کوئی غلط فہمی نہیں ہے۔ اور مجھے کہنے دیجئے کہ ہندوستان ایک قوم نہیں ہے اور نہ ایک ملک ہے یہ برصغیر ہے اور اس میں اقوام ہیں۔ ان میں ہندو اور مسلمان دو بڑی قومیں ہیں۔ آج آپ کو اس سے انکار ہے کہ قوم کے تعین میں مذہب سب سے بڑا عنصر ہو سکتا ہے مگر جب آپ سے پوچھا گیا تھا کہ زندگی میں آپ کا مقصد خاص کیا ہے تو آپ ہی نے کہا تھا کہ

"وہی چیز جو وہ کرنے میں ہماری رہنمائی کرتی ہے جو ہم کرتے ہیں"

پھر جب آپ سے پوچھا گیا کہ وہ مذہبی ہے یا معاشرتی یا سیاسی تو آپ نے فرمایا خالص مذہبی!

اس کے بعد قائد اعظم نے مسٹر گاندھی کا وہ پورا جواب نقل کر دیا۔ جو مسٹر گاندھی نے دوران گفتگو میں مسٹر مانٹیگو کو دیا تھا۔ اس کے آخری دو فقرے یہ ہیں۔ میں انسانی سرگرمیوں سے الگ کسی مذہب کو نہیں جانتا۔

وہ تمام دوسری سرگرمیوں کے لئے اخلاقی بنیاد مہیا کر دیتا ہے کہ اس کے بغیر ساری زندگی خالی شور و شغف اور دوڑ دھوپ کی بھول بھلیاں بن جائے۔ جس کے کوئی معنی نہ ہوں گے"

بالآخر مارچ 1940ء آ گیا۔ 23/ تاریخ سے لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس تھا۔ قائد اعظم کے نزدیک یہ موقع تھا کہ پاکستان کا مطالبہ کیا جائے۔ وہ اپنی تدبیر اور کوشش سے حکومت برطانیہ کو اس مقام تک لا چکے تھے کہ اس نے عملاً مسلم لیگ کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت تسلیم کیا اور یہ اعلان کیا۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ اور اس کی اسکیم اور پلان کی نظر ثانی کی جائے گی۔

مسلمانوں کی منظوری اور رضامندی کے بغیر حال اور مستقبل کے متعلق ہندوستان کے لئے نہ کوئی آئین و قانون وضع اور نافذ کیا جائے گا۔ اور نہ اس سلسلے میں اعلان۔

اس طرح اس نے ہندوستان کی سیاست میں مسلمانوں کو ایک اہم اور لازمی فریق مان لیا۔ کانگرس نے رام گڑھ میں یہ اعلان کر دیا کہ ہندو مسلم مسئلے کا فیصلہ صرف کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کرے گی۔ اور مسلمانان ہند اس کے لئے تیار ہو گئے کہ اس مطالبے کی تائید و حمایت کریں اور اس کے لئے جنگ کریں قائد اعظم نے اپنے خطبہ صدارت میں فرمایا:-

"مسلمان ایک قوم ہیں۔ اور قومیت کی ہر تعریف کے مطابق ایک قوم۔ لہٰذا ان کے لئے ایک قومی وطن چاہئے ایک ملک چاہئے اور ایک دولت چاہئے۔ ہم آزاد اور خود مختار قوم کی حیثیت سے اپنے ہمسایوں کے ساتھ امن و آشتی کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ ہماری قوم دینی و ثقافتی' اقتصادی و معاشرتی اور سیاسی زندگی میں اس طرح بھرپور ترقی کرے جو ہم بہتر سمجھیں اور اپنے تصورات کے مطابق اور اپنے قومی مزاج کے موافق کہ یہ ہماری تمنا ہے ہم دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوں گے۔ اور نہ تخویف سے متاثر' ہم وہ مقصد یا نصب العین نہیں چھوڑیں گے۔ جو ہم نے معین کر لیا ہے۔ ہمیں تمام مشکلات اور نتائج کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا ہے۔ جو مقصد ہم نے اپنے سامنے رکھ لیا ہے وہ حاصل کرنے کے لئے ہمیں وہ تمام قربانیاں کرنی ہیں جن کی ضرورت ہے۔"

قائد اعظم نے اپنی پوری تقریر میں کسی جگہ پاکستان کا نام نہیں لیا۔ مگر دوسرے ہی روز پاکستان کہہ کہہ کر ہندو اخبارات میں اس کو گالیاں' اس کا مضحکہ' اس پر لعن طعن شروع ہو گئی۔ اور پھر ہندو اخبارات لیڈروں کا یہ وظیفہ بن گیا۔ پاکستان اور اس تصور کو جو اس میں مضمر ہے اتنی شہرت کسی نے نہ دی۔ جتنی ہندوؤں نے اور اہل کانگرس نے بالآخر قائد اعظم نے بھی فرمایا کہ

اس سکیم کے لئے جو لاہور میں منظور ہوئی ہے یہی نام بہتر ہے اس میں سہولت ہے کہ اس کو پاکستان کہا جائے اور پھر ضابطے کی تحریروں اور تقریروں میں اس کا نام پاکستان ہو گیا۔

کیا یہ ایک نیا تصور تھا

مگر کیا یہ کوئی بالکل نئی بات تھی۔ جو قائد اعظم نے کہی۔ اس بات کے دو جز ہیں۔ ایک یہ کہ مسلمان ایک جداگانہ اور مستقل قوم ہیں۔ دوسرا یہ کہ ایک قوم کی حیثیت سے ان کو ایک وطن' ایک ملک اور ایک دولت چاہئے۔ اس کا احساس مسلمانوں کو ہمیشہ رہا ہے اور تھا کہ وہ ہندوؤں سے الگ ایک قوم ہیں۔ علامہ اقبال نے اجلاس آل انڈیا مسلم لیگ منعقدہ الہ آباد 1930ء میں بحیثیت صدر اپنے خطبے میں فرمایا:-

ہم سات کروڑ مسلمان ہیں اور ہندوستان کے لوگوں میں سب سے زیادہ یکساں یک جنس اور ہم عناصر مسلمان ہی ہیں اور کوئی نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کے لوگوں میں صرف مسلمان ہی ایک ایسے ہیں جنہیں اس لفظ کے جدید ترین معنوں میں قوم کہا جا سکتا ہے۔

ہندو اگرچہ ہر چیز میں ہم سے آگے ہیں۔ مگر وہ یکسانیت اپنے اندر پیدا نہیں کر سکے۔ جو ایک قوم کے لئے ضروری ہے اور جو اسلام نے آپ کو مفت میں تحفے کے طور پر عنایت کی ہے۔

پھر کیا علامہ اقبال نے یہ بالکل نئی بات کہی نہیں ان سے پہلے بھی کہی گئی ہے اور سرسید نے کہی جو نہ بہت بڑے ماہر سیاست تھے اور نہ بہت بڑے مفکر۔ انہیں صرف تعلیم کی دھن تھی۔ تعلیم کے معاملے میں بھی مسلمانوں نے ان کی آدھی بات مانی کہ لڑکے زیادہ سے زیادہ انگریزی تعلیم حاصل کریں۔ لڑکیوں کے معاملے میں انہوں نے یہ کہا کہ

ان کی تعلیم وہی قدیم اسلامی وضع کی رہے سرسید نے کہا

مگر ملک کی جس میں مختلف قومیں آباد ہیں۔ یہ حالت نہیں ہے ایک طرف ہندو دوسری طرف مسلمان تیسری طرف پارسی ہیں۔ ہندوؤں میں بھی ہمارے ملک کے ہندو مشرقی بنگال کے بنگالی اور دکن تک کے مرہٹے ایک نہیں ہیں۔

فرض کرو کہ تمام انگریز اور انگریزوں کی تمام فوج ہندوستان کو چھوڑ کر چلی جائے تو ہندوستان میں کون حاکم ہو گا؟

کیا ایسی حالت میں بھی ہندو اور مسلمان دونوں قومیں ایک گدی پر بیٹھ کر برابر درجے پر رہ سکیں گے ہرگز نہیں۔ ضرور ہو گا کہ ایک دوسرے کو مغلوب کرے اور دبائے یہ چاہو کہ دونوں برابر رہیں۔ یہ ناممکن ہے۔

ریپریزنٹیٹو گورنمنٹ کا پہلا اصول یہ ہے کہ قومی سلطنت ہو اور وہی اپنی قوم پر اور اپنے ملک پر حکومت کرتی ہو۔

1861ء تا 1935ء

انگریزوں کو غلط فہمی ہوئی ہو گی۔ کیونکہ ان کے معاشرے کی خصوصیات مختلف ہیں لیکن ہندو یہ خوب جانتے تھے کہ ہندو اور مسلمان دو قومیں ہیں اور ان کے درمیان اس کے سوا اور کچھ مشترک نہیں ہے کہ یہ ایک جگہ رہتے ہیں۔ مگر پورے ہندوستان پر ہندو حکومت قائم اور مسلمانوں پر غلبہ حاصل کرنے کی یہ بہترین اور سہل ترین صورت تھی۔ برصغیر کی پوری آبادی کو ایک قوم قرار دے کر برطانوی وضع کی پارلیمنٹری جمہوری واحدانی حکومت قائم کر دی جائے گی۔ جس میں بہرحال اکثریت بااختیار اور صاحب اقتدار ہوتی ہے۔ انگریزوں کے لئے بھی یہ سہل تھا اور روایتاً ان کی پسند کے مطابق بھی کہ جو طرز مملکت انگلستان میں ہے اسی کو ہندوستان میں وسعت دے دی جائے۔ انہوں نے کونسل ایکٹ 1861ء لوکل گورنمنٹ ایکٹ 1881ء اور انڈین کونسلز ایکٹ 1894ء ترمیم ایکٹ 1861ء بالکل برطانوی پارلیمنٹری طرز اور وضع کے مطابق ہندوستان میں نافذ کر دیئے گئے۔ جب ان کے تحت مخلوط انتخاب کی بنا پر انتخابات ہوئے اور مسلمانوں کو ہندوؤں سے ناکامی ہوئی تو انہیں ہوش آیا کہ یہ کیا ہوا اور پھر انہوں نے جداگانہ انتخاب کے لئے جدوجہد شروع کی۔ جو منٹو مارلے سکیم میں بمشکل ان کو دیا گیا۔

جداگانہ انتخاب بجائے خود مسلمانوں کی طرف سے اس کا اعلان اور حکومت کی طرف سے اس کا اعتراف تھا کہ ہندو اور مسلمان دو جداگانہ قومیں ہیں۔

اس کے بعد ہندو اور مسلمانوں کے درمیان لکھنؤ پیکٹ ہوا۔ ایک قوم کے مختلف فرقوں کے درمیان پیکٹ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہندوؤں میں صدہا فرقے ہیں نہ ان فرقوں نے کبھی جداگانہ حق انتخاب مانگا۔ اور نہ اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے تحفظات۔ مسلمان ہندوؤں کے مقابلے میں ایک الگ اور جداگانہ قوم تھے اور اتنی بڑی قوم ملک کی سیاست پر اثر انداز تھی۔ اور اس کو اپنے مستقبل کے متعلق خطرات تھے لہٰذا ہندوؤں نے اپنی پوری تاریخ میں پہلی مرتبہ عقل سے کام لیا۔ اور بطیب خاطر 1916ء میں جداگانہ انتخاب اور مسلمانوں کے تحفظ پر معاہدہ کرنے کے لئے تیار ہوئے اور وہ ہو گیا اور اسی معاہدے کی بناء پر مانٹیگو چیمسفورڈ سکیم وضع اور نافذ ہوئی۔

14 نکات اور مسلم کانفرنس

مسٹر جناح کے 14 نکات اور آل انڈیا مسلم لیگ کانفرنس کا ریزولیوشن اس کی صاف شہادت ہیں کہ 1940ء سے 15 سال قبل بھی مسلمانوں کے سامنے یہی نقشہ تھا کہ مسلم اکثریت کے علاقوں میں مسلمانوں کی اتنی ہی اکثریت رہے جتنی کہ آبادی کے تناسب سے مطابق ہونی چاہئے اور ان علاقوں میں انہیں پوری خود اختیاری حاصل ہو۔ اور خود اختیاری بس ایسی کہ مرکز اس میں مداخلت نہ کر سکے وہ اختیارات صوبوں میں چاہتے تھے اگر ایسے بااختیار صوبوں کے ساتھ ہندو لیڈر مرکز میں ایسی فیڈریشن پر رضامند ہو جاتے جس میں مسلمانوں کی اتنی متوازن نیابت ہوتی۔ کہ فوج۔ امور خارجیہ اور رسل و رسائل اس کی تحویل میں دے کر مسلمان مطمئن ہو سکے۔ تو ملک کی تقسیم کی نوبت نہ آتی۔ چنانچہ اقبال مرحوم نے اپنے الہ آباد کے خطبہ صدارت میں فرمایا تھا۔ میں یہ دیکھنا پسند کروں گا کہ پنجاب' صوبہ سرحد شمالی' و مشرقی' سندھ اور بلوچستان کو باہم ملا کر ایک ریاست بنا دیا جائے۔ سلطنت برطانیہ کے اندر حکومت خود اختیاری یا سلطنت برطانیہ کے باہر مغرب و شمال میں ہندوستانی مسلمانوں کا آخری مستقبل' متحدہ حکومت کی تشکیل' کم از کم مجھے شمال و مغرب کے ہندوستانی مسلمانوں کا آخری مستقبل نظر آتا ہے۔ یہ تجویز نہرو کمیٹی کے سامنے پیش کی گئی تھی۔ مگر اس نے اس بناء پر اس کو مسترد کر دیا کہ اگر اس کا نفاذ ہوا تو اتنی بڑی ریاست اس سے بنے گی کہ اس کا سنبھالنا مشکل ہو گا۔

مسلمانوں نے بالاخر اپنا نصب العین قرار دیا کہ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکیم محمد سعید - کراچی

بشکریہ ہفت روزہ "لاہور"

نفرت کے منفی اثرات

ہر انسان جذبات رکھتا ہے اور اس کا کوئی جذبہ ایسا نہیں ہے جو اس کے اخلاق پر اثر انداز نہ ہوتا ہو۔ اکثر جذبات ایسے ہوتے ہیں جن سے انسانی اخلاق کا کوئی ایک پہلو متاثر ہوتا ہے۔ لیکن نفرت ایک ایسا جذبہ ہے جس کے منفی اثرات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ اس جذبے سے انسان کے اخلاق و عادات اور طرز فکر میں ایسی برائیاں اور خامیاں پیدا ہو جاتی ہیں جو اس کی شخصیت کے توازن کو بالکل ختم کر دیتی ہیں اور سکون و مسرت کے احساس کو تلخیوں سے بدل دیتی ہے۔ یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے کہ نفرت اور عناد سے عداوت اور دشمنی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور کوئی شخص جن لوگوں سے نفرت کرتا ہے۔ ان کو نقصان پہنچانے یا ان کی تذلیل و اہانت کی فکر میں لگا رہتا ہے۔

ان کوششوں میں دوسروں کا کچھ بگڑے نہ بگڑے اس کی اپنی نیند ضرور حرام ہو جاتی ہے جارحیت اس کے مزاج کی خصوصیت بن جاتی ہے اور مردم بیزاری کی وجہ سے معاشرے سے اس کا رشتہ کٹ کر رہ جاتا ہے اور انجام کار ایسے شخص کے فکر و عمل کا دائرہ صرف اور صرف اس کی اپنی ذات تک محدود ہو کر رہ جاتا ہے۔

اگر نفرت کے جذبات کا بغور جائزہ لیا جائے تو یہ کہنا پڑے گا کہ اس جذبے کی وجہ سے انسان میں خود غرضی۔ جارحیت۔ دشمنی اور عداوت پیدا ہو جاتی ہے۔

خلوص و انس، محبت و ہمدردی ایثار و قربانی، اور فیاضی نیز عفوو درگزر انسانی اور اخلاقی خوبیاں ہیں۔ مگر نفرت کا حقیر جذبہ ان کو ختم کر دیتا ہے۔ نتیجے کے طور پر دوسروں سے نفرت کرنے والا انسان اپنے معاشرے میں خود قابل نفرت بن جاتا ہے۔ لوگ اسے ناپسند کرنے لگتے ہیں۔ اس لئے کہ اجتماعی زندگی کی بنیاد تعاون پر ہے ہم اگر دوسروں سے محبت کریں گے تو دوسرے بھی ہمیں احترام کی نظروں سے دیکھیں گے اور ہمارے ساتھ تعاون پر خود کو آمادہ پائیں گے۔ اور اس باہمی محبت کی وجہ سے زندگی پر مسرت اور پر سکون ہو گی۔ اور دل آپس میں جڑے رہیں گے۔

برائیوں کا مجموعہ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ نفرت اور بیزاری غرور اور خود پسندی آدمی کے مزاج کے لوازم ہوتے ہیں۔ غرور ہی کی وجہ سے انسان دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے اور ان کو ناپسند کرتا ہے۔

اس لئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ نفرت تنہا کوئی ایک برائی نہیں ہے بلکہ بے شمار اخلاقی برائیوں کا مجموعہ ہے ایک نفرت کرنے والے یا مردم بیزار انسان کے بارے میں یہ سمجھنا کہ وہ صرف اسی اخلاقی برائی میں مبتلا ہے غلط ہے۔

"وہ مغرور بھی ہے۔ کینہ پرور بھی ہے دوسروں کا بھی دشمن ہے اور اپنا بھی۔ محبت کی طرح نفرت بھی ایک فطری جذبہ ہے اور یہ ممکن نہیں کہ ایک شخص شعور و احساس تو رکھتا ہے مگر محبت و نفرت کے جذبات اس کے دل میں نہ ہوں اس لئے یہ تقاضا تو ہرگز نہیں کیا جا سکتا کہ دل کو جذبہ نفرت سے بالکل پاک کر لیا جائے لیکن اس جذبے کے اظہار کا موقع محل ضرور متعین کیا جا سکتا ہے۔

اسلام جو ایک فطری دین ہے اور انسانی اخلاق کا بہتر تزکیہ کرتا ہے۔ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ سب سے پہلے تو ہمیں نفرت و محبت کے جذبات کو کسی بلند اور اعلیٰ مقصد کے تابع کرنا چاہئے۔ اور وہ مقصد عظیم اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔

یعنی اسی کے لئے محبت کی جائے اور اسی کے لئے نفرت کی جائے اسی طرح جذبہ نفرت میں نہ صرف اعتدال پیدا ہو گا۔ بلکہ وہ ایک اصول کے تابع ہو کر ذاتی رنجش و عداوت بیمانہ جارحیت اور دشمنی اور ایسے بغض کینہ سے پاک ہو گا جو بالکل نفسانی ہو گا۔ اور اس کا محرک صرف اپنا مفاد یا غلط احساس برتری اور جس کی بناء پر معاشرے سے اس شخص کا رشتہ بالکل کٹ جاتا ہو ایک حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے ابوذر سے پوچھا کہ ایمان کی کون سی زنجیر زیادہ مضبوط ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ "محبت ہو تو اللہ ہی کے لئے ہو اور ناراضگی ہو اللہ ہی کے لئے" اس للّٰہیت کا مطلب یہ ہے کہ جذبات نفرت و محبت سے نفسانی غرض و غایت کی آمیزش کو ختم کر کے انہیں تعمیری رخ دیا جائے۔ یعنی کسی انسان سے نفرت نہ کی جائے بلکہ اس کے برے اعمال اور اس کے برے اخلاق سے نفرت کی جائے اور جب تک اس میں وہ موجود ہیں علیحدگی اور بیزاری اختیار کی جائے اور جب وہ دور ہو جائیں تو اس سے محبت کی جائے اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام کی نظر میں نفرت کا محل انسان نہیں ہے بلکہ سوئے عمل اور سوئے اخلاق ہیں۔ اسلام دائمی نفرت اور کراہت کے بچنے کی تاکید کرتا ہے اور وہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اولاد آدم کی حیثیت سے ہم سب برابر ہیں۔ فرق صرف شرک و توحید کا ہے اچھے اور برے عمل کا ہے۔

عمل و کردار کی برائیاں کوئی پیدائشی طور پر بد نہاد نہیں اور کوئی خلقی طور پر بدگیر نہیں۔ ساری برائیاں عمل و کردار کی ہیں اس لئے نفرت و بیزاری اعمال بد سے ہونی چاہئیں۔

قرآن پاک میں ہے۔ (ترجمہ) مگر اللہ نے تم کو ایمان کی محبت دی اور اس کو تمہارے لئے دل پسند بنایا۔ اور کفر و فسق اور نافرمانی سے تم کو متنفر کر دیا۔

(الحجرات ۹، ۷)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومن یا فاسق کی ذات کی بجائے اس کے ایمان کو محبت اور اس کے فسق و فجور کو نفرت کا عنوان قرار دیا ہے۔ ایک مسلمان کسی انسان سے نفرت نہیں کر سکتا بلکہ قرآنی ہدایت کی روشنی میں وہ اس کی برائیوں سے نفرت کرتا ہے۔ اس کی یہ اصولی نفرت ایک طرف تو اس کے اخلاق کو بے اعتدالی سے محفوظ رکھتی ہے اور اس کی نفسی اور ذہنی امراض سے بچاتی ہے دوسری طرف اس کے مزاج میں اتنا لوچ پیدا کرتی ہے کہ اہل کفر اس کی اخلاقی بلندی دیکھ کر خود دین حق کو قبول کرنے پر زبان و دل سے آمادہ ہو جاتے ہیں۔ برائیوں سے نفرت اشاعت اسلام کا ذریعہ بن جاتی ہے اس سے اخلاق کا ایک معیار قائم ہوتا ہے۔ خود غرضی اور ذاتی بغض و عداوت کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اور چونکہ نفرت برائیوں سے ہوتی ہے اس لئے وہ جب بھی دور ہو جاتی ہیں۔ اچانک محبت سے بدل جاتی ہیں۔ دشمنی دوستی سے بدل جاتی ہے قرآن پاک میں ہے۔

(ترجمہ) پس اگر یہ کافر بھی توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں۔ اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ (التوبہ ۵)

اصولی نفرت یہ اخوت اصول نفرت ہی کے بعد ممکن ہے ذاتی اور شخصی بیزاری کبھی پسندیدگی اور محبت کے جذبات سے نہیں بدل سکتی ان آیات کی روشنی میں یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کے دل کو ذاتی نفرت سے بالکل پاک دیکھنا چاہتا ہے یہ اس کی ایک ممتاز اخلاقی تعلیم ہے جس میں فطرت کی رعایت بھی رکھی گئی ہے اور اخلاق کو اس کے ناگوار اثرات سے بچانے کے لئے یہ بھی بتا دیا ہے کہ ذاتی اور شخصی نفرت و بیزاری کوئی چیز نہیں ہے۔

ایک خالص عرب اور قریش کافر ہو کر ابو جہل و ابولہب ہو سکتا ہے۔ اور ایک معمولی حبشی و عجمی مومن موحد ہو کر بلال حبشیؓ اور صہیبؓ رومی ہو سکتا ہے یہی اصولی نفرت فیاضانہ طور پر مجرموں کو معاف کرنے اور دشمنوں کو سینے سے لگانے کی خوشی عطا کرتی ہے۔ ان کے ساتھ اچھے سلوک

باقی صفحہ 7 پر

حضرت منشی محمد اسماعیل صاحب سیالکوٹی

ولادت 67-1866ء زیارت 1893ء بیعت 1900ء وفات 10- دسمبر 1949ء

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ سیالکوٹ کے اکابر رفقاء حضرت میر حسام الدین صاحب، حضرت میر حامد علی شاہ صاحب، حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب آپ سے بوجہ تقویٰ اور پارسائی بہت محبت رکھتے تھے۔ دعوت الی اللہ کا خاص شغف تھا۔ امامت اولیٰ کے عہد مبارک میں آپ کو قادیان بلا لیا گیا۔ آپ قادیان اور اس کے ماحول میں کلام الٰہی پڑھاتے اور دعوت الی اللہ کرتے رہے تھے۔ کئی لوگ آپ کے نیک نمونہ سے شامل احمدیت ہوئے۔ سلسلہ کی ہر تحریک پر لبیک کہتے تھے۔ آپ موصی تھے اور تحریک جدید کا چندہ اعلان ہوتے ہی ادا کر دیتے تھے۔ آپ نے چندہ بیت لنڈن اور تراجم کلام الٰہی کی تحریک میں بھی حصہ لیا۔ حضرت منشی صاحب کو ارتداد ملکانہ کے دوران 1923ء اور 1924ء میں دو بار علاقہ اجمیر میں بھیجا گیا۔ 1939ء میں آپ نے چار ماہ تک کمیریاں اور مہت پور ضلع ہوشیار پور میں دعوت الی اللہ کی۔ ہمیشہ در ثمین اردو اپنے پاس رکھتے اور تقسیم کیا کرتے تھے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ان کی وفات پر فرمایا:-

"منشی محمد اسمٰعیل صاحب نہایت سادہ طبع، نیک...... آدمی تھے ان کو کثرت سے (خدائی خبریں ملتی تھیں) اور وہ کثرت سے دعائیں کرنے والے انسان تھے۔ (آخر شب کی عبادت) کے اتنے پابند تھے کہ بیماری کی حالت میں بھی (-) نہیں چھوڑی۔ آپ حال میں ہی سیالکوٹ میں فوت ہوئے ہیں۔ آپ مولوی عبدالکریم صاحب کی بڑی بیوی (جن کو مولوی صاحب کی وجہ سے ہم مولویانی کہا کرتے تھے) کے بھائی تھے۔ نہایت مخلص اور اچھے نمونہ کے احمدی تھے اور دعوت الی اللہ میں اس طرح منہمک رہتے تھے کہ ایسا انہماک بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ سکول سے پنشن لی اور ریل اور ڈاکخانہ کے محکموں میں جو کوئی ہندو قادیان آجاتا اس کو پکڑ لیتے اور اسے کلام الٰہی پڑھانا شروع کر دیتے۔ میں نے خود ایک ہندو کو دیکھا ہے جس نے ان سے قریباً بیس سپارے ترجمہ کے ساتھ پڑھ لئے تھے۔ وہ دل سے (فرمانبردار) تھا۔ اب شاید پارٹیشن کے بعد وہ ہندوستان چلا گیا ہو کیونکہ اس کا نام ہندوانہ ہی تھا لیکن دراصل (احمدی) تھا۔ عبادات کرتا تھا۔ اسی طرح روزے بھی رکھتا تھا۔ وہ صرف انہی کے طفیل اور ان کی دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں (احمدی) ہوا تھا۔"

(تاریخ احمدیت جلد 14 ص 90)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

لبنان پر اسرائیلی حملے

جنوبی لبنان پر اسرائیل کے حملوں کا سلسلہ جاری ہے اسرائیلی افواج نے طائر کی بندرگاہ پر حزب اللہ کے ٹھکانوں پر حملے کئے۔ حزب اللہ نے بھی جوابی طور پر اسرائیل کے فوجیوں پر حملے کئے ہیں۔ لبنان نے صورت حال پر غور کرنے کے لئے سلامتی کونسل کا اجلاس بلا لیا ہے۔ اسرائیل نے کہا ہے کہ وہ اپنے حملے بند نہیں کرے گا۔ اگر حملے بند کروانے ہیں تو پہلے حزب اللہ کو حملے کرنے سے روکا جائے۔ شیعہ مسلح تنظیم حزب اللہ ایران کی مدد اور سرپرستی سے جنوبی لبنان کے علاقوں سے اسرائیل پر حملے کرتی رہتی ہے۔ حزب اللہ نے خود کشی سکواڈ کے کئی اراکین کو اسرائیل اور امریکہ کے مراکز پر حملے کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اب تک اسرائیل کے حملوں سے 31۔ افراد ہلاک اور دو سو سے زائد زخمی ہو چکے ہیں۔ اب تک چار لاکھ سے زائد لبنانی اپنے گھروں کو چھوڑ کر محفوظ مقامات کی طرف جا چکے ہیں۔ بیروت کے شہریوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے گھروں سے باہر نہ نکلیں۔ اسرائیل نے بیروت پر بھی راکٹوں سے حملے کئے ہیں۔ شمالی اسرائیل کے کئی قصبے جوابی حملے کے ڈر سے ویران ہو گئے ہیں۔ حزب اللہ کے مجاہدین ان علاقوں پر راکٹوں سے جوابی حملے کر رہے ہیں۔

لبنان کے وزیراعظم مسٹر رفیق حریری نے فرانس کے وزیراعظم سے ملاقات کی اور ان سے ان حملوں کو روکنے میں مدد کی درخواست کی۔ لبنانی وزیراعظم نے پہلی بار امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر سے بھی رابطہ کر لیا ہے۔ امریکہ نے اسرائیل کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ اسرائیل کے وزیراعظم مسٹر شمعون پیریز نے آنے والے انتخابات میں اپنی سیاسی پوزیشن مضبوط کرنے کے لئے ان حملوں کا سہارا لیا ہے۔

OOO

بھارتی وزیراعظم کی انتخابی مہم

بھارت میں انتخابات کا پہلا مرحلہ 27۔ اپریل 96ء سے شروع ہو رہا ہے۔ ملک بھر میں سیاسی سرگرمیوں میں تیزی آ چکی ہے اور ہر طرف سیاسی جلسے ہو رہے ہیں۔ بھارتی وزیراعظم مسٹر نرسیمارائو نے ایک انتخابی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے اپنی سیاسی پوزیشن مضبوط کرنے کے لئے اپنے ووٹروں کو پاکستان اور امریکہ سے ڈرایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور امریکہ مل کر ہندوستان کے خلاف سازش کر رہے ہیں۔ ان سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ملک کو ایک مضبوط حکومت کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مستحکم حکومت قائم نہ ہوئی تو حکومتیں جلد جلد بدلتی رہیں گی جس کی وجہ سے ان بیرونی سازشوں کا مقابلہ کرنا ممکن نہیں رہے گا۔ انہوں نے پاکستان پر الزام لگایا کہ وہ ہندوستان میں گڑبڑ پھیلانے کی سازش کر رہا ہے اور امریکہ نے براؤن ترمیم کے بعد پاکستان کو اسلحہ فراہم کرنے کا منصوبہ بنا لیا ہے۔ اس سے علاقے میں دفاعی توازن بگڑ جائے گا۔ اور اسلحہ کی دوڑ شروع ہو جائے گی۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنے ووٹوں کے ذریعے مضبوط حکومت بنائیں۔

ہندوستان کے حالیہ انتخابات کے نتائج کے متعلق مبصرین کا اندازہ ہے کہ کوئی بھی پارٹی قطعی اکثریت حاصل نہیں کر سکے گی جس کی وجہ سے مرکز میں مخلوط حکومت بننے کا امکان ہے۔

OOO

ریڈکراس کو مقبوضہ کشمیر سے نکل جانے کا حکم

مقبوضہ کشمیر میں متعین ریڈکراس کے ادارے کو بھارتی حکومت نے مقبوضہ کشمیر سے نکل جانے کی ہدایت کی ہے اور یہ کہا ہے کہ عام انتخابات کے دوران ریڈکراس اپنا کام نہیں کر سکے گی۔ تاہم ریڈکراس کے نمائندہ نے کہا ہے کہ وہ الیکشن میں بھی اپنا کام بخیر و خوبی کر سکیں گے انہوں نے مقبوضہ کشمیر کے عوام سے معذرت کی کہ اب وہ ان کی خدمت نہیں کر سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی حکومت کے ساتھ ان کا جو معاہدہ طے پایا تھا اس میں ایسی کوئی بات بیان نہیں کی گئی تھی جس کے تحت الیکشن یا کسی اور صورت حال میں ریڈکراس کو وادی کشمیر سے نکل جانے کی گنجائش رکھی گئی ہو۔ انہوں نے کہا کہ ریڈکراس نے اب تک مقبوضہ کشمیر کی 25۔ جیلوں اور حراستی مراکز کا معائنہ کر لیا ہے۔

OOO

بنگلہ دیش میں خالدہ ضیاء کے خلاف اتحاد

بنگلہ دیش عوامی لیگ کی سربراہ مسز شیخ حسینہ واجد نے جماعت اسلامی سے اتحاد کر لیا ہے ان کے ساتھ سابق صدر حسین محمد ارشاد کی پارٹی بھی شامل ہو گئی ہے۔ اب یہ تینوں جماعتیں مل جل کر مسز خالدہ ضیاء کے خلاف الیکشن لڑیں گی۔ ابھی تک بنگلہ دیش میں عبوری نگران حکومت نے انتخابات کی تاریخ اور شیڈول کا اعلان نہیں کیا۔ سابق وزیراعظم مسز خالدہ ضیاء نے اپوزیشن جماعتوں کے شدید ایجی ٹیشن کے بعد اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا یہ جماعتیں 2 سال سے ان کے خلاف مہم چلا رہی تھیں۔

عوامی لیگ کی سربراہ مسز شیخ حسینہ واجد نے مطالبہ کیا ہے کہ دفاع کا محکمہ بھی عبوری حکومت کو دے دیا جائے۔ یاد رہے کہ دفاع کا محکمہ بنگلہ دیش کے صدر عبدالرحمٰن بسواس نے اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ عہدہ اپنے پاس رکھ کر بنگلہ دیش کے صدر نے عبوری حکومت پر عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے۔

OOO

روسی اسلحہ بھارت کے لئے

ماضی میں متحدہ روس یعنی سوویت یونین بھارت کا روایتی دوست تھا۔ اور روس کی طرف سے بھارت کو اسلحہ سپلائی کیا جاتا تھا۔ اب روس نے ایک بار پھر بھارت کو اسلحہ سپلائی کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ بھارت روس سے کثیر المقاصد لڑاکا طیارے خریدے گا۔ بھارتی حکومت نے اپنی فضائیہ کے لئے روسی جنگی طیارے ایس یو 30 ایم خریدنے کی منظوری دے دی ہے۔ یہ جنگی طیارہ مسلسل 3 گھنٹے تک پرواز کر سکتا ہے۔ 8 ٹن اسلحہ اٹھا سکتا ہے۔ اور دشمن کی سرزمین میں دور تک اندر جا سکتا ہے۔ روس بھارت کو یہ جنگی طیارے فراہم کرنے سے پہلے ان کو اپ گریڈ کرے گا۔ ان طیاروں کی خریداری پر 18۔ ارب ڈالر کی لاگت آئے گی۔ یاد رہے کہ بھارتی فضائیہ کے 80 فیصد ہتھیار' بحریہ کے 75 فیصد اور بری افواج کے 40 فیصد ہتھیار روسی ساخت کے ہیں۔ بھارتی فضائیہ میں زیادہ تر روسی ساخت کے مگ 31 طیارے شامل ہیں۔ جو اب پرانے ہو چکے ہیں۔ ایک سال قبل روس نے بھارت کو 10 مگ 29 جنگی طیارے فراہم کئے تھے۔ مگ 29 انتہائی جدید طیارہ ہے۔

OOO

وائس آف جرمنی

وائس آف جرمنی نے ایک جرمن ہفت روزہ کے حوالے سے ایک رپورٹ نشر کی ہے جس میں پاکستان کے مذہبی مدرسوں کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ ریڈیو نے بتایا ہے کہ دنیا بھر کے اسلام پسند پاکستان کی سرزمین پر ایک اسلامی انقلاب برپا کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ اس ملک میں مذہبی مدرسے ایک عرصے سے اسلامی مجاہدین کی تربیت گاہوں کا روپ دھار چکے ہیں۔ یہی مدرسے مبینہ طور پر بین الاقوامی دہشت گردی کے لئے گھومنے والے پہیے کا کام کرتے ہیں۔ کشمیر کی جنگ کا انجام کچھ بھی ہو مگر پاکستان میں جہاد کی غرض سے تیار کئے جانے والے نوجوانوں کی غیر معمولی تعداد دماغ کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتی ہے۔ پاکستان میں 6 لاکھ طلباء 8 ہزار دینی مدارس میں زیر تعلیم ہیں۔ ان مدرسوں کے طلباء کی ایک تہائی تعداد کھلے بندوں یا درپردہ طور پر عسکریت پسند تیار کرتی ہے۔ اگر پاکستان کی اسلام پسند جماعتیں متحد ہو جائیں تو اسے اڑھائی لاکھ ایسے نوجوانوں کی خدمات حاصل ہو سکتی ہیں جو دین اور وطن پر جان قربان کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ اس کا اندازہ مرید کے کے قریب اس مرکز سے ہوتا ہے جہاں نوجوانوں کو جی سیون رائفل' راکٹ لانچروں' کلاشنکوفوں اور دوسرے ہتھیاروں کی تیاری کی تربیت دی جاتی ہے۔ مرید کے میں جو سپاہ تیار کی جا رہی ہے اسے لشکر طیبہ کا نام دیا گیا ہے۔ اس کے قائد حافظ محمد سعید ہیں انہیں یقین ہے کہ اگر مسلمانوں نے جہاد سے ہاتھ اٹھا لیا تو اسلام تو کیا پوری انسانیت خطرے میں پڑ جائے گی۔

بقیہ صفحہ 3

لوگوں کے اندر خدا نے اخلاص کا وہ مادہ عطا کیا ہے کہ اگر (-) مربی اور آپ کے عہدیدار اس اخلاص کی کان سے فائدہ اٹھائیں اور ان جواہر کو باہر نکالیں تو آپ کے فیض سے سارا علاقہ اللہ کے فضل کے ساتھ (-) احمدیت کے نور سے بھر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(اقتباسات از خطبہ 31- مئی 1991ء)

بقیہ صفحہ 3

آپ پیشے کے لحاظ سے ایک وکیل ہیں۔ آپ کی تعلیم برطانیہ میں ہوئی اور آپ ایک بہت اچھے مذہبی فرد مانے جاتے ہیں جو اپنی روزانہ کی کارگزاری صبح چار بجے عبادت سے شروع کرتے ہیں۔ آپ ایسٹ سائڈ مین ہٹن میں اکیلے رہتے ہیں اور صبح لمبی سیر کرنے کے بعد ساڑھے آٹھ بجے دفتر پہنچ جاتے ہیں۔

اخبار ٹروتھ کے قارئین کو یاد ہو گا کہ آپ دو دفعہ نائیجیریا تشریف لائے۔ اور ان میں سے ایک دفعہ آمد پر آپ نے احمدیہ بیت الذکر کا 21/23 اوجوگو اسٹریٹ لیگوس میں سنگ بنیاد رکھا۔ اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ نائیجیریا کے احمدیہ مشن کو یونائیٹڈ نیشنز جنرل اسمبلی کے موجودہ صدر سے خاصا قرب حاصل ہے۔ نائیجیریا مشن نے اپنے تمام اراکین کی طرف سے محترم چوہدری صاحب کو مبارکباد دی ہے۔

(یہ خبر اخبار ٹروتھ کے 28 ستمبر 1962ء کے پرچہ میں شائع ہوئی)

بقیہ صفحہ 4

آزاد ہندوستان میں "اسلام آزاد ہو" اس لئے کہ سارا جھگڑا ہی اسلام پر تھا بحیثیت آدمیوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ہندوستانیوں کے ہندوؤں کو مسلمانوں سے کوئی مخالفت نہ تھی۔ اگر مسلمان اسلام ترک کر کے ہندوستان میں رہنا چاہتے تھے تو کوئی جھگڑا ہی باقی نہ رہتا۔ ہندو ان کو سینے سے لگاتے۔ لیکن مسلمانوں کو اپنے اسلام پر اصرار تھا اور ہندوؤں کو اسلام کی مخالفت پر۔ چنانچہ قائداعظم نے فرمایا اس قسم کی جمہوریت جو کانگرس کی ہائی کمانڈ چاہتی ہے۔ اس سب کی تباہی کا موجب ہو گی جو اسلام میں سب سے زیادہ قیمتی ہے۔ کچھ کم سو برس تک اس مصیبت میں مبتلا رہنے کے بعد بھی مسلمان کبھی انگریزوں سے اپنی تحفظات کے لئے عرض معروض کرتے تھے اور کبھی اپنے حقوق کی منصفانہ تقسیم کے لئے ہندوؤں سے سمجھوتے کی کوشش لاہور میں مسلمانوں نے اپنا نصب العین پالیا۔ ملک کی تقسیم! پاکستان اور اس کو حاصل کرنے کیلئے قائداعظم نے مسلمانوں کو آواز دی "اسلام کے خدمتگار بن کر آگے بڑھو۔ اقتصادی ، معاشی ، تعلیمی اور سیاسی اعتبار سے لوگوں کی تنظیم کرو مجھے یقین ہے کہ تم ایسی طاقت بن جاؤ گے جسے سب تسلیم کریں گے۔

پاکستان زندہ باد! اس کا جواب تھا۔ پورا ہندوستان اس نعرے سے گونج گیا۔ اور اس کے لئے جدوجہد شروع ہو گئی زیادہ جوش اور قوت وہیں جہاں پاکستان بننے والا تھا کیا غفلت ، بے علمی اور لاعلمی سے؟ نہیں پورے شعور کے ساتھ محض اس تمنا میں نہیں کہ برصغیر ہند کا کوئی گوشہ تو اسلام کے لئے محفوظ ہو جائے۔

لاہور کا اجلاس لاہور کا اجلاس ایسے نازک حالات میں منعقد ہوا تھا اجلاس سے صرف تین روز قبل یعنی 19- مارچ کو خاکسار اور پولیس کے درمیان تصادم ہوا جس میں 30 جانیں ضائع ہوئیں اور بہت سے زخمی ہوئے وہ جنگ کا زمانہ تھا اور حکومت نے ان تمام رضاکار جمعیتوں کے مظاہرے اور پریڈیں ممنوع قرار دے دیں تھیں۔ جو فوجی یا نیم فوجی وضع کی تھیں خاکسار تنظیم میں فوج کی بڑی مشابہت تھی۔ اور اس کا تمام مشغلہ قواعد پریڈ اور فوجی انداز کی سلامیاں تھیں۔ لہٰذا وہ ممانعت اس پر بھی عائد ہوئی خاکسار تحریک سب ہی کے خلاف تھی مسلم لیگ کا بھی اس میں استثناء نہ تھا لیکن قائداعظم نے ہر مشکل وقت میں خاکساروں اور ان کے لیڈروں کی مدد کی تھی۔ لاہور پہنچنے کے بعد انہوں نے ہسپتالوں میں جاکر زخمیوں کو دیکھا۔

ان کی عیادت کی انہیں افسوس تھا کہ ان پر گولی چلائی گئی اس کا بہت اچھا اثر ہوا۔

مگر مسلم لیگ کے پنڈال میں آس پاس اور احاطے میں خاکساروں نے مظاہرے کئے اس سب کے باوجود مسلم لیگ کے اجلاس کی کارروائیاں بڑی یکسوئی کے ساتھ ہوئیں۔ شامیانے کے نیچے سبجیکٹ کمیٹی کا اجلاس ہو رہا تھا۔ خاکسار اندر داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے اس لئے بعض لوگوں کے چہروں پر گھبراہٹ کے آثار تھے مگر مسٹر محمد علی جناح سکون و اطمینان کے ساتھ صدارت کرتے رہے۔

قراردادوں پر بحث کو جتنا انہوں نے آج طول دیا ایسا کبھی نہ دیکھا گیا۔ وہ مقرروں کی حوصلہ افزائی کر رہے تھے لاہور کے اجلاس کے لئے بڑی تیاریاں اور اہتمام کیا گیا تھا۔ سب کو اندازہ تھا کہ یہ اجلاس اپنے فیصلوں کی وجہ سے بڑا اہم ہو گا نیز یہ ایک روایت قائم ہو گئی تھی کہ ہر اجلاس سابقہ اجلاس سے زیادہ شاندار ہو۔ لاہور کا پنڈال بڑا شاندار وسیع اور خوبصورت تھا رضاکار بہت تھے اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں بڑے مستعد اور تیار خاکساروں کے المناک حادثے کا اس اجلاس پر صرف اتنا اثر ہوا کہ معمول کے مطابق صدر کا جلوس نہیں نکالا گیا۔ یہ صرف اس کا مظاہرہ ہوتا تھا کہ مسلمانوں کے دلوں میں مسلم لیگ اور اس کے صدر کے ساتھ کیسی عقیدت اور محبت ہے اور اس کے مقاصد کے لئے ان کے دلوں میں کیا جوش اور ولولہ ہے اس سے ہندوؤں پر اور حکومت پر اثر پڑتا تھا۔ نیز اس تقریب سے عام مسلمان اجلاس کی ایک رسم میں شریک ہو جاتے تھے۔

خود قائداعظم نے یہ پسند نہیں کیا کہ اس غم کے ماحول میں جلوس نکالا جائے۔ اس اجلاس میں شرکت کے لئے ہندوستان کے بعید ترین گوشوں سے لوگ آئے اور ہر صوبے کے نمائندے اس میں موجود تھے اجلاس کی کارروائی بڑے انہماک اور وقار کے ساتھ ہوئی اور ہر صوبے کے نمائندے اور شرکائے اجلاس لاہور سے یہ پیغام لے کر واپس ہوئے کہ مسلمانوں کی آزاد دولت قائم ہونے والی ہے ایک عجیب بات تھی کہ ریزولیوشن میں جتنا کہا گیا تھا۔ لوگوں نے اس سے بہت زیادہ سمجھا۔ کہنے والوں کو شبہ ہو گا۔ لیکن سننے والوں کے نزدیک پاکستان کا قیام اسی روز یقینی ہو گیا تھا۔

(ہفت روزہ لاہور 30 مارچ 1996ء ص 5)

بقیہ صفحہ 5

کرنے کی تحریک پیدا کرتی ہے ورنہ ذاتی نفرت تو وہ آگ ہے جس میں انسان کی خود اپنی زندگی بھی سلگتی رہتی ہے اور دوسروں کو بھی جلاتی رہتی ہے۔

مردم بیزار اور متنفر انسان کے اخلاق میں وہ ساری برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو دینی اور دنیوی۔ ذاتی اور اجتماعی ہر سطح پر نہایت ناپسندیدگی کی نظروں سے دیکھی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو ذاتی نفرت و عداوت اور عام اخلاق کو اس کے برے اثرات سے محفوظ رکھے۔

(ہفت روزہ "لاہور" 6- اپریل 1996ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیز انعام الحق ابن مکرم شمس الحق ضیاء صاحب کارکن دفتر وصیت تقریباً دو ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ یرقان بھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم ماسٹر عنایت اللہ صاحب وزیر آبادی کی دائیں آنکھ کا اپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے درست ہو گیا۔ لیکن دس یوم بعد دائیں طرف بازو اور دماغ پر فالج کا حملہ ہو گیا ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفا کاملہ عطا فرمائے۔ اس وقت CMH کھاریاں میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم ڈاکٹر محمد جمیل الدین احمد صاحب ابن مکرم حلیم الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ کوٹلی آزاد کشمیر (وفات یافتہ) گزشتہ کئی دنوں سے ٹائیفائیڈ کی وجہ سے علیل ہیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ بھی علیل ہیں احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم رانا محمد اعظم صاحب انسپکٹر مال آمد (دارالعلوم غربی الف) چند دنوں سے بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سرہندی ابن مکرم میاں رحیم بخش صاحب سرہندی 8- اپریل 1996ء کو شیخ زید ہسپتال لاہور میں بعمر 76 سال وفات پاگئے۔ آپ موصی تھے۔ چنانچہ آپ کا جسد خاکی ربوہ لے جایا گیا۔ 9- اپریل کو بعد فجر بیت مبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم حضور بخش صاحب صدر جماعت چوک مڑھی (مظفر گڑھ) کی اہلیہ مکرمہ مٹھن صاحبہ 4- اپریل 1996ء کو وفات پاگئی ہیں۔ ان کی عمر 50 سال تھی اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

بازیافتہ نقدی

○ ایک صاحب کو محلہ ناصر آباد سے کچھ نقدی ملی ہے جس کی ہو دفتر صدر عمومی کی طرف رجوع کریں۔

گمشدگی رسید بک

○ مجلس خدام الاحمدیہ سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص کی رسید بک نمبر 314 جس کی رسیدات 1 تا 75 کاٹی جا چکی ہیں۔ باقی ماندہ رسیدات پر کوئی چندہ ادا نہ کیا جائے۔ رسید بک ملنے پر ازراہ کرم درج ذیل پتہ پر ارسال فرماویں۔

ایوان محمود ربوہ ضلع جھنگ صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے نام واپس ارسال کریں۔ شکریہ

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ)

احمدی طلباء و طالبات کے لئے ضروری اعلان

○ وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو کسی بھی یونیورسٹی ، کالج یا تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں یا اب داخلہ لے رہے ہوں وہ نظارت تعلیم میں قائم انفارمیشن سیل (Information Cell) کو مندرجہ ذیل معلومات ضرور بھجوائیں تاکہ دوسرے احمدی طلباء و طالبات جن کو ان ادارہ جات کے بارے میں معلومات درکار ہوں۔ اس سے استفادہ کر سکیں۔ اسی طرح اگر آپ کو کسی قسم کی معلومات یا راہنمائی درکار ہو تو بذریعہ ڈاک یا بالمشافہ معلومات نظارت تعلیم سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(i) ڈگری / ڈپلومہ کورس کا تازہ ترین میرٹ اور داخلہ سے متعلقہ ضروری معلومات

(ii) اپنے شعبہ کا Prospectus

(iii) اگر ان کے علاوہ کوئی اور ضروری تعلیمی معلومات ہوں۔

طلباء و طالبات سے یہ بھی درخواست ہے کہ اگر وہ اپنے تعلیمی ادارہ کے علاوہ کسی اور تعلیمی ادارہ کے بارے میں معلومات بھجوا سکتے ہوں تو ضرور بھجوائیں۔ شکریہ

اشیاء کی گمشدگی اور بازیابی

○ ربوہ میں کسی چیز کی گمشدگی یا بازیابی کا اعلان "الفضل" میں اشاعت کے لئے بھیجنے کی بجائے صدر عمومی صاحب کے دفتر میں اطلاع کی جائے۔ کوئی چیز گم ہو جائے تو وہاں نوٹ کروائی جائے اور کوئی چیز ملے تو وہ بھی اسی دفتر میں نوٹ کروائی جائے۔ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 17- اپریل-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے پر ذہنی تحفظات کے باوجود ہم نے اس پر عمل در آمد شروع کر دیا ہے۔ اس لئے ملک میں کوئی عدالتی بحران نہیں۔ اب لیڈر آف دی اپوزیشن نواز شریف اسمبلی میں کئے گئے وعدہ کے مطابق حکومت سے ضروری تعاون کے لئے آگے بڑھیں۔ انہوں نے کہا کہ ڈرگ مافیا کلاشنکوف کلچر' فرقہ واریت پھیلانے والوں کی اقتدار کے حصول کی کوششیں چائے کی پیالی میں طوفان کی طرح ہیں۔ ان کی کوششیں ناکام رہیں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے سپریم کورٹ کے فیصلے کے خلاف نظرثانی کی درخواست دینے اور سپریم کورٹ کی مشاورتی حیثیت سے استفادہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ چیف جسٹس کے اثاثوں کی چھان بین کے بارے میں کسی بات کا علم نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن نے اپنے خلاف ہونے والا فیصلہ کبھی قبول نہیں کیا۔ البتہ نواز شریف نے اتفاق فونڈری کے وکیل کو جج بنایا ہم نے اس کو پیارا کہا۔

○ اپوزیشن لیڈر میاں محمد نواز شریف نے قومی اسمبلی میں کہا کہ ہمارا خیال تھا کہ حکومت سندھ میں بھی سپریم کورٹ کے فیصلے پر عمل کرے گی لیکن حکومت نے ججوں میں گروپ بندی شروع کر دی ہے۔ ایک طرف جیالے جج ہیں دوسری طرف پرانے جج ہیں۔ اس لئے حکومت پوزیشن واضح کرے کہ سندھ کا اصل چیف جسٹس کون ہے۔ انہوں نے کہا کہ جسٹس ناصر اسلم زاہد کو شرعی عدالت سے واپس سندھ ہائی کورٹ بھیجا گیا۔ وہ چیف جسٹس ہیں۔ مگر حکومت نے جسٹس مامون قاضی کو چیف جسٹس بنا دیا۔ کیا سندھ کے لئے دو چیف جسٹس بنا دئے گئے ہیں۔ اس کے جواب میں اسمبلی ہی میں وزیر مملکت رضا ربانی نے اس کا جواب دیا اور کہا سندھ میں صرف ایک ہی چیف جسٹس مامون قاضی کام کر رہے ہیں۔ چیف جسٹس پاکستان نے حکومت کو کوئی نیا فیکس یا مراسلہ نہیں بھیجا۔ حکومت اپنے موقف پر قائم ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کو چاہئے کہ معاملے کو سیاست بازی کی نذر نہ کرے۔

○ ایک پریس کانفرنس میں جب وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو سے پوچھا گیا کہ حکومت اور انتظامیہ پارلیمنٹ کے سامنے جواب دہ ہوتی ہے مگر جج صاحبان کس کے سامنے جواب دہ ہیں۔ اس پر وزیراعظم نے مسکراتے ہوئے کہا کہ اس سوال کا جواب میں نے دے دیا تو ملک کے اندر ایک نیا شوشہ شروع ہو جائے گا۔ بہتر ہے کہ میں خاموش رہوں اس لئے جواب نہ دینے پر معذرت خواہ ہوں۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس اعجاز نثار اور مسٹر جسٹس سجاد اے۔ سپرا- پر مشتمل ڈویژن بنچ نے شہباز شریف کی درخواست ضمانت پر تفصیلی فیصلہ جاری کر دیا ہے۔ عدالت نے قرار دیا کہ میاں شہباز شریف کو اس بنیاد پر ضمانت پر رہا کیا جا رہا ہے کہ ان کا جیل میں علاج ممکن نہیں۔

○ شوکت خانم میموریل ہسپتال میں بم دھماکہ کی تفتیش کے دوران ایسے شواہد ملے ہیں جن سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ دھماکہ کرنے والا دہشت گرد خود بھی دھماکہ میں ہلاک ہو گیا ہو۔ پولیس کو ایک جلی ہوئی کھوپڑی اور 2 انسانی ٹانگیں بھی ملی ہیں۔ ہو سکتا ہے دہشت گرد نے بم بیگ میں رکھا ہوا ہو اور وہ اس کے ہاتھ ہی میں پھٹ گیا ہو۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ فرش پر گڑھا بھی اسی لئے نہیں پڑا۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وہ شوکت خانم ہسپتال میں مریضوں کی عیادت کے لئے گئی تھیں۔ اور دورے کے پیچھے کوئی سیاسی مقاصد نہیں تھے۔ انہوں نے عمران خان کے اس بیان پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا جس میں اس نے کہا تھا کہ بے نظیر نے جو ہسپتال کا دورہ کیا وہ سیاسی ڈرامہ تھا۔ وزیراعظم نے کہا کہ میں اس کو سیاسی رنگ نہیں دینا چاہتی۔

○ حکومت پنجاب نے شوکت خانم میموریل کینسر ہسپتال میں بم دھماکہ سے ہونے والے نقصان کا اندازہ لگانے کے لئے خصوصی کمیٹی تشکیل دی ہے جس کی رپورٹ آنے پر حکومت ہسپتال کے لئے خصوصی مالی گرانٹ کا اعلان کرے گی۔

○ پاکستان ماحولیاتی کونسل کے چیئرمین اور رکن قومی اسمبلی آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ ہم اپوزیشن کے ساتھ بہتر تعلقات کے خواہش مند ہیں۔ لیکن ہم اس کے ہاتھوں بلیک میل ہونے کے لئے تیار نہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اپوزیشن تعلقات بے حد ضروری ہیں۔ لیکن یہ اس وقت ممکن ہے جب حزب اختلاف مثبت رویہ اختیار کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عمران خان نظام کی تبدیلی کے لئے جمہوری راستہ اپنائیں۔ دوسرا راستہ ملک کے لئے مفید نہ ہو گا۔ اور نہ عوام اس کو قبول کریں گے۔

○ وزیر داخلہ میجر جنرل (ر) نصیر اللہ بابر نے قومی اسمبلی میں کہا کہ شوکت خانم ہسپتال میں دھماکہ الم ناک واقعہ ہے اور کسی کو بھی اس سے سیاسی مقاصد حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت عمران کے سیاست میں آنے سے خوف زدہ نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت پہلے ہی ہسپتال سے تعاون کرتی رہی ہے۔

○ شارجہ کپ کے سلسلہ میں جنوبی افریقہ نے پاکستان کو اس کے آخری میچ میں 8 وکٹوں سے شکست دے دی۔ پاکستان کی ٹیم پہلے کھیلتے ہوئے 188 رنز پر آؤٹ ہو گئی جبکہ جنوبی افریقہ نے مطلوبہ سکور 34ویں اوور میں پورا کر لیا۔

○ اسرائیل نے لبنان میں سیدون میں فلسطینی لیڈروں کے گھروں اور پناہ گزینوں کے کیمپوں پر فضائی حملے کئے۔ سلامتی کونسل ہنگامی اجلاس کے باوجود حملے بند کرانے میں ناکام ہو گئی۔ اسرائیلی سفیر نے سلامتی کونسل میں کہا کہ فوجی کارروائی اس وقت تک جاری رہے گی جب تک حزب اللہ حملے بند نہیں کرتی۔ جبکہ لبنان نے اپیل کی ہے کہ اقوام متحدہ پناہ گزینوں کا مسئلہ حل کرے۔

○ اپوزیشن نے مسلسل تیسرے روز قومی اسمبلی سے کراچی کی بلدیاتی تقسیم کے خلاف واک آؤٹ کیا۔ سپیکر نے اس بارے میں اپوزیشن کو التواء کی تحریک پیش کرنے کی اجازت نہ دی۔ سپیکر نے رولنگ دی کہ یہ صوبائی معاملہ ہے اور اسے قومی اسمبلی میں زیر بحث نہیں لاجا سکتا۔

○ ایم کیو ایم کی رابطہ کمیٹی نے سندھ اسمبلی کی طرف سے بلدیاتی بل کی منظور کے خلاف 18- اپریل کو صوبے بھر میں احتجاجی ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس دن اپنی دکانیں اور کاروباری' صنعتی و تجارتی مراکز بند کر کے پوری پبلک لائف کو معطل کر دیں۔

○ ایم کیو ایم کے رہنما الطاف حسین نے کہا ہے کہ ہمیں سندھ اسمبلی کا منظور کردہ قانون کسی طرح بھی قابل قبول نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہریوں کے جمہوری حقوق افسر شاہی کے ہاتھوں میں دئے جا رہے ہیں۔

○ ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم نے کہا ہے کہ عدالتوں کی بے عزتی کے واقعات تسلسل سے جاری ہیں۔ اگر عدالتوں کی عزت نہیں ہو گی تو میں استعفے دے کر گھر چلا جاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ وکلاء نے عدالتوں کی بے عزتی کا وطیرہ بنا لیا ہے۔ عدالتیں ایسے رویے کا سخت نوٹس لیا کریں۔

○ بتایا گیا ہے کہ ایشیا پر حکمرانی کی پالیسی کو جاری رکھنے کے لئے ایک لاکھ امریکی فوج خطے میں موجود رہے گی۔ چین کا پاکستان اور ایران کے ساتھ فوجی تعاون امریکہ کے لئے باعث تشویش ہے۔ چین کی فوجی طاقت امریکی مفادات کے لئے ایک چیلنج ہے۔

○ امریکہ کی نائب وزیر خارجہ برائے جنوبی ایشیا رابن رافیل پاکستان اور امریکہ کے درمیان علاقائی اور دو طرفہ مسائل پر تفصیلی مذاکرات کے لئے پانچ روزہ دورہ پر پاکستان پہنچ رہی ہیں۔

○ شمالی اور جنوبی مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج اور مجاہدین کی شدید جھڑپوں میں حزب المجاہدین کے سیکشن کمانڈر ظفر اقبال سمیت 9 مجاہد شہید اور تین فوجی ہلاک ہو گئے۔ فوج نے محمود پورہ کولگام میں ایک مکان بارود سے اڑا دیا۔

○ وفاقی حکومت نے واپڈا کے اربوں روپے کے واجبات ادا نہ کرنے والے تمام بااثر صنعت کاروں' تاجروں' ارکان اسمبلی' کے بجلی کنکشن کاٹنے کی ہدایت کی ہے۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصےٰ چوک ربوہ
½2 تا ½7 بجے شام

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون ضعف جگر۔ گرمی جگر۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت =/110
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

سے جدید اور روایتی زیورات
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 487

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ جات میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی
خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس: 422 گھر: 211379

تریاقِ معدہ
خرابیٔ ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ